مارکنگ اسکیم-اردو

{Marking Scheme _Urdu (Class 10 th)

ANNUAL EXAMINATION

March-2024

مضمون-اردو

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instruction for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً جانچ شروع کرنے سے قبل مارکینگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔سرسری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔اس طرح کی جانچ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ مارکنگ کے دوران کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور وخوج کو بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے۔ان نکات پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

یہاں ایک بات اور واضح کی جارتی ہے کہ مارکنگ اسکیم میں جو کاپیوں کی جانچ کا نمونہ پیش کیا جارہا ہے، ضرورری نہیں کہ طلبہ کے جوابات اس نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز میں ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی کاپیوں کی جانچ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔ امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہئے۔قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہی روایتی انداز سے مارنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

Downloaded from cclchapter.com

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے ایچ بی ایس ای، بھوانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لیے صدر ممتحن رممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(3) صدر ممتحن باریک بینی سے اس بات کا اطمینان کر لیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے تحت ہو رہی ہو یا نہیں۔ مارکنگ اسکیم کے تحت کاپیوں کی جانچ کی تسلی ہونے پر ہی ممتحن کو مزید کاپیاں مارکنگ کے لیے دی جائیں۔

(4) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(5) اگر کوئی طالبِ علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایک سوال کے ایک سے زیادہ جواب لکھتا ہے تو اس سوال کے نمبر دیے جائیں جو زیادہ صحیح ہو۔ کم نمبر والے جواب کو Over Attempted لکھ کر کاٹ دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم صحیح جواب لکھ کر غلطی سے یا جلد بازی میں اسے کاٹ دیتا ہے اور دوبارہ جو جواب لکھا ہے وہ غلط ہے یا زیادہ معیاری نہیں ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری کٹے ہوئے جواب کو ہی صحیح تصور کرتے ہوئے اس پر نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون میں استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے زیادہ مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(8) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوالناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی مطالعہ کرنا چاہیئے تا کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم بخوبی واقف ہو سکے۔

Downloaded from cclchapter.com

(9) ممتحن کو چاہئے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز 30 کاپیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(10) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کے جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(11) براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صدفی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(12) صدر ممتحن/ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی جانچ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر (x) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے یا اسے اس طرح (ZERO) لکھا جائے۔

(13) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صدفی صد نمبر دینا ممکن نہیں ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(14) اگر کسی طالبِ علم نے کثیر انتخابی سوال کا جواب دیتے ہوئے انتخاب کا اصل جواب کی بجائے (ا، ب، پ، ت میں سے صحیح جواب 'ب') یا (۱، ۲، ۳، ۴، میں سے جو صحیح جواب '۳') لکھا ہے تو اس کو ہرگز غلط نہ سمجھا جائے۔

Downloaded from cclchapter.com

مارکنگ اسکیم

Code-A

مضمون-اردو　　　　جماعت-دسویں

کل نمبر:80　　　　مقررہ وقت:3 گھنٹے

سوال نمبر	ممکنہ جوابات/ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1.	**سوال 1.** مندرجہ ذیل معروضی سوالات کے چار-چار جواب دیے ہیں۔صحیح جواب کا انتخاب کرکے اپنی کاپی میں لکھیے:-	
	(i) 'حمد' کس شاعر کی نظم ہے؟	1
	جواب:(۳) اسمٰعیل میرٹھی	
	(ii) کنھیالال کپور کہاں پیدا ہوئے؟	1
	جواب:(۲) لاہور	
	(iii) نظیر اکبرآبادی کا اصل نام کیا تھا؟	1
	جواب:(۲) ولی محمد	
	(iv) 'خوش نما' کے کیا معنی ہیں؟	1
	جواب:(۱) خوبصورت	
	(v) اکبر کس خاندان کا بادشاہ تھا؟	1
	جواب:(۱) مغل	
	(vi) میر تقی میر کی پیدائش کہاں ہوئی؟	1
	جواب:(۲) آگرہ	
	(vii) 'شاہد' کا معنی کیا ہے؟	1
	جواب:(۱) گواہ	
	(viii) 'تسبیح' کے کیا معنی ہیں؟	
	جواب:(۱) خدا کی پاکی بیان کرنا	1
		کل نمبر=8

Downloaded from cclchapter.com

1 1 1 1 1 1 1 1 کل نمبر=8	مندرجہ ذیل معروضی سوالات کے صحیح جواب اپنی کاپی میں لکھیے :- (i) مرزا غالبؔ کا اصل نام کیا تھا؟ جواب: مرزا اسداللہ خاں (ii) 'وقت' کی جمع کیا ہے؟ جواب: اوقات (iii) 'نانا' کا مونث کیا ہے؟ جواب: نانی (iv) لفظ 'ہستی' کے کیا معنی ہیں؟ جواب: وجود (v) لفظ 'صدا' کے کیا معنی ہیں؟ جواب: آواز (vi) 'عظیم' کا معنی کیا ہے؟ جواب: بڑا (vii) شوہر کا مونث کیا ہے؟ جواب: بیوی (viii) فوج کا جمع کیا ہے؟ جواب: افواج	2.
2	چڑیاں خدا کی تسبیح کیسے کرتی ہیں؟ **جواب:** جب چڑیاں چہچہاتی ہیں تو شاعر تصور کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالی یعنی خدا کی تسبیح بیان کر رہی ہیں۔	3.
2	'کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ **جواب:** 'کچھ دیر نہیں ادھیر نہیں' سے شاعر کی مراد ہے کہ اللہ تعالی کے اس کارخانہ یعنی دنیا میں جو انسان جیسا کام کرتا اسے ایسا ہی پھل مل جاتا ہے۔ یعنی کوئی انسان برا کام کرے گا تو اسے بھی برائی ملے گی اور اچھا کام کرے گا تو اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کیا جائے گا۔	4.
2	میرؔ نے اپنی غزل میں انسانی زندگی کی حقیقت کیا بتائی ہے؟ **جواب:** میر نے اپنی غزل میں انسانی زندگی کی حقیقت پانی کی بلبلے کی طرح بتائی ہے جو ذرا سی دیر کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔	5.
2	انٹرنیٹ سے طلبہ کو کیا فائدے ہیں؟ جواب: انٹرنیٹ سے طلبہ کے لیے ایک تعلیمی ذرائع کا کام کرتا ہے۔ عام انسانوں اور تجار کے لیے ڈاک خانہ کا ۔آجکل سوشل میڈیا میں بھی انٹرنیٹ کا اہم کردار ہے۔	6.

Downloaded from cclchapter.com

2.	لین شو نے خدا کے نام خط میں کیا لکھا؟ جواب: لین شو نے خدا کے نام خط میں لکھا کہ ژالہ باری سے فصل تباہ اور برباد ہوگئی۔ مجھے گزر بسر کرنے کے لیے ایک سو روپے کی اشد ضرورت ہے۔	7.
1+1=2	ڈاکٹر بھیم راؤ کا پورا نام کیا تھا؟ ان کا تعلق کس خاندان سے تھا؟ جواب: ڈاکٹر بھیم راؤ امیڈکر کا پورا نام بھیم راؤ سکپال تھا۔ ان کا تعلق مہار خاندان سے تھا۔	8.
2.	آگ جلانا سیکھنے کے بعد انسانی زندگی میں کیا تبدیلی ہوئی؟ جواب: آگ کی ایجاد کے بعد انسان گوشت کو بھون کر کھانے لگا۔ آگ میں لوہے کو پگھلا کر بڑے بڑے کام انجام دیے جانے لگے۔	9.
    2 3 کل نمبر=5	سوال.10 مندرجہ ذیل عبارت کی تشریح حوالوں کے ساتھ کیجیے۔ آج اس سے ٹھیلا کھنچ بھی نہیں پا رہا۔ ایک تو سیٹھ کے بچے نے زیادہ بوجھ لاد دیا ہے اور دوسرے اس کے ٹھیلے کا دھرا جام ہو رہا ہے۔ تیسرا یہ کہ چڑھائی کا راستہ ہے اور چوتھا یہ کہ اس کا من ہی نہیں ہو رہا ہے ٹھیلا کھینچنے کا۔ وہی کاٹھ کے گھوڑے والی بات ہو رہی ہے جو اپنے آپ سرک نہیں سکتا۔ جب کبھی اس کا من اداس ہوتا ہے تو اس کی کیفیت اس کاٹھ کے گھوڑے کی جیسی ہو جاتی ہے جسے وہ بچپن میں ایک میلے سے خرید کر بڑا دکھی ہوا تھا۔ کاٹھ کا رنگین گھوڑا لے کر جب وہ بڑے فخر سے گلی کے بچوں کے بیچ گیا تو اس نے دیکھا کہ کسی کے پاس چابی والی موٹر تھی جو گھوں گھوں کرتی تیز بھاگتی تھی اور کسی کے پاس ریل گاڑی تھی، انجن سمیت اپنے آپ چلنے والی گاڑی۔ **سیاق سباق:** مندرجہ بالا اقتباس دسویں جماعت کے نصاب میں شامل کتاب 'جان پہچان- حصہ ۵' میں شامل کہانی ''کاٹھ کا گھوڑا'' سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کہانی کے مصنف رتن سنگھ ہیں۔ **تشریح:** مندرجہ بالا اقتباس میں مصنف نے بندو کے غریبی، جسمانی اور ذہنی کمزوری پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اسے کاٹھ کے گھوڑے سے تشبیہ دی ہے۔ مصنف نے بتایا ہے کہ جسمانی کمزوری اور حالت کی وجہ سے ایک تو بندو کی حالات ویسے ہی خراب اور پر سیٹھ کی ظلم و زیادتی نے اس میں اضافہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ سامان سے لدے ٹھیلے کو کھینچ نہیں پا رہا ہے۔ بندو کی کیفیت ایسی ہوگئی جیسی کاٹھ کے گھوڑے کی ہوتے ہے جسے وہ ایک میلے میں سے خرید کر لایا تھا۔ سڑک پر تیز آواز سے جاتی ہوئی گاڑیاں اسے ان ہم عمر رئیس زادوں کی نظر آنے لگی جو وہ میلے میں سے خرید کر لائے تھے اور وہ چابی گھوں گھوں کرتی ہوئی سدور تک چل جاتی تھی۔ اس میں مصنف نے ایک غریب انسان کی تصویر کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے اوع معاشرے میں رؤسا کے ذریعہ کیے جانے والے ظلم و ستم کو اجاگر کیا ہے۔	10.

Downloaded from cclchapter.com

11. مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعری حصّے کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔

(الف)

یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی
قدرت نے ان کو تیری تسبیح خواں بنایا
رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں میسر
ان نعمتوں کا تجھ کو ہے قدر داں بنایا

سیاق وسباق: مندرجہ بالا بند دسویں جماعت کی کتاب ''جان پہچان'' میں شامل نظم ''حمد'' سے اخذ کیا گیا ہے۔اس نظم کے خالق اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔ — 2

تشریح: اس بند میں شاعر نے اللہ تعالی کے بے شمار نعمتوں کا بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو چڑیاں چہکتی پھرتی ہیں وہ بھی چہچہا کر اللہ تعالی کی پاکی بیان کرتی ہیں۔ اللہ تعالی نے دنیا میں اپنی رحمت سے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں لیکن صرف انسان ہی ایک ایسی مخلوق ہے جس کو ان نعمتوں کا قدر کرنے والا بنایا ہے۔ — 3

نظم کے اس بند میں 'خواں' اور 'داں' قافیہ ہیں جبکہ 'بنایا' ردیف کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

کل نمبر=5

یا/Or

(ب)

خون اپنا ہو یا پرایا
نسلِ آدم کا خون ہے آخر
جنگ مشرق میں ہو کہ مغرب میں
امنِ عالم کا خون ہے آخر

سیاق وسباق: مندرجہ بالا بند دسویں جماعت کی کتاب ''جان پہچان'' میں شامل نظم ''اے شریف انسانو!'' سے اخذ کیا گیا ہے۔اس نظم کے خالق ساؔحر لدھیانوی ہیں۔ — 2.

تشریح: اس بند میں شاعر نے جنگ جدل کے نقصان کا بیان کیا ہے اور جنگ سے ہونے والے خون خرابہ پر روشنی ڈالی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جنگ کے درمیان اپنا خون ہو یا دوسرے مملک میں شہید ہونے والے لوگوں کا۔ آخر کار آدم کی اولاد کا اور انسانیت کا خون ہوتا ہے۔ لڑائی چاہئے مشرق میں ہو یا مغرب میں ہو، پوری دنیا کا چین اور سکون متاثر ہوتا ہے۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہونے والے خون خرابہ اور تباہی سے پوری دنیا متاثر ہوتی۔ اسی لیے شاعر جنگ نہ کرنے لیے لوگوں کو نصیحت پیش کرتا ہے۔ — 3.

کل نمبر=5

Downloaded from cclchapter.com

12.	اپنے اسکول کے پرنسپل کے نام سیکشن تبدیل کی ایک درخواست لکھیے۔ **جواب:** بخدمت پرنسپل صاحب آروہی ماڈل سنئیر سیکنڈر اسکول ریواسن،نوح **مضمون: سیکشن تبدیل کرنے کے لیے درخواست۔** جنابِ عالی! گزارش یہ ہے کہ میں آپ کہ اسکول میں دسویں جماعت کے سیکشن 'اے' میں پڑھتا ہوں۔ میری کالونی کے ساری بچے سیکشن 'بی' میں زیرِ تعلیم ہیں۔ سیکشن 'اے' کا کوئی بھی بچہ میری کالونی کا نہیں ہے جس کے ساتھ گھر پر میں اسکول کا کام مل کر کرسکوں۔ آپ سے درکواست ہے کہ میرا سیکشن تبدیل کر کے 'بی' کر دیا جائے تاکہ میں اپنی کالونی کے بچوں کے ساتھ اپنے گھر کا کام آسانی سے کرسکوں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ مورخہ: 25 مارچ 2023 آپ کا فرمابردار شاگر نام: ریحان خان جماعت: دسویں رول نمبر: 21 --	
	نوٹ: درخواست کا خاکہ (القاب وآداب۔ پتہ، تاریخ، موضوع، اختتام)	2
	نفسِ مضمون	3
		کل نمبر=5

Downloaded from cclchapter.com

	13. مندرجہ ذیل شعرا میں سے کسی ایک کی حیات وشخصیت پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ مرزا غالبؔ علامہ اقبالؔ میر تقی میرؔ	13.
	--	
2	**جواب:** تمہید وتعارف	
2	نفسِ مضمون	
1	انداز بیان	
کل نمبر=5		
	مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ قومی یکجہتی پانی کی آلودگی میرا استاد میرا اسکول	14.
2	--	
4	**جواب:** تمہید وتعارف	
1	نفسِ مضمون	
1	انداز بیان	
کل نمبر=8	اختتام	

Downloaded from cclchapter.com

15.	مندرجہ خالی جگہوں کو دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے پُر کیجیے۔ رکن الدین التتمش ہندوستان التونیہ	
	(i) رضیہ سلطان دہلی کے بادشاہ **التتمش** کی بیٹی تھی۔	2
	(ii) رضیہ **ہندوستان** کی پہلی ملکہ تھی۔	2
	(iii) رضیہ کے شوہر کا نام **التونیہ** تھا۔	2
	(iv) ترُک امیروں نے رضیہ کے بھائی **رکن الدین** کو تخت پر بٹھایا۔	2
		کل نمبر=8

Downloaded from cclchapter.com

کل نمبر=8	مندرجہ غیر تدریسی اقتباس کا مطالعہ کرنے کے بعد درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔ زندگی کا انحصار کھانے پر ہے اور تم دیکھتے ہو کہ تمام دنیا اسی فکر میں لگی ہوئی ہے۔ بے شک کھانے کے بغیر کوئی بھی جاندار زندہ نہیں رہ پاتا ہے۔ شروع میں انسان کچہ گوشت کھاتا تھا لیکن جیسی ہی اس نے آگ کی ایجاد کی تو اسے بھون پر کھانے لگا۔ موجودہ زمانے میں کھانا پکانے کی نئی نئی تکنیک انسان نے ایجاد کر لی ہیں جس سے مختلف اور ذائقہ دار کھانے تیار کیے جاتے ہیں۔ فاقہ کشی انسانی کو کمزور کر دیتی ہے اور ہلاکت کو انجام دیتی ہے۔ ہمیں ہر قسم کا کھنا جو گھر میں میسّر ہو جائے خوش دلی کھانا چاہئے۔ ہمیں اپنے والدین سے اپنی پسند کے کھانے کی ہرگز ضد نہیں کرنی چاہئے۔ مانگ کر کھانا کر کھانا بے غیرتی کی بات ہے؟ جب تک خوب زور کی بھوک نہ لگے کھانا مت کھاؤ۔ اور ہمیشہ تھوڑی بھوک باقی رکھ کر دسترخوان سے اٹھ جانا چاہئے۔ بہت زیادہ کھانے سے بدہضمی، پیچش اور پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔	16.
1	(i) زندگی کا انحصار کس پر ہے؟ **جواب:** زندگی کا انحصار کھانے پر ہے۔	
1	(ii) انسان پہلے کیسا گوشت کھاتا تھا؟ **جواب:** انسان پہلے کچہ گوشت کھاتا تھا۔	
1	(iii) آگ کی ایجاد سے انسان کو کیا فائدہ ہوا؟ **جواب:** گوشت کو بھون کر کھانے لگا۔	
1	(iv) 'ایجاد' لفظ کا معنی کیا ہے؟ **جواب:** کھوج	
1	(v) فاقہ کشی سے انسان کیسا ہو جاتا ہے؟ **جواب:** کمزور اور موت کے قریب۔	
1	(vi) بہت زیادہ کھانے سے انسان کو کیا پریشانی ہو جاتی ہے؟ **جواب:** بدہضمی، پیچش اور پیٹ درد۔	
1	(vii) 'خوش دلی' کا معنی کیا ہے؟ **جواب:** اچھے من سے	
1	(viii) 'انسان' لفظ کا متضاد کیا ہے؟ **جواب:** حیوان	

Downloaded from cclchapter.com

17.	17. مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک تعریف مثال کے ساتھ لکھیے۔ اسم ضمیر صفت جوابات: تعریف اقسام مثال	1 1 1 کل نمبر=3
18.	مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک تعریف لکھیے۔ نظم غزل **نظم:** جواب: نظم عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی لڑی میں موتی پرونے کے ہیں۔ نظم کے دوسرے معنی سجاوٹ، آرائش، طریقہ اور قرینے کے بھی ہیں۔ اصطلاح میں اس شاعری کو نظم کہا جاتا ہے جس میں الفاظ کو ایک موتی کی طرح قرینے سے پیش کیا جائے اور اس کو پڑھتے ایک ترنم پیدا ہو جائے جس سے قاری کے ساتھ ساتھ سامعین کو بھی لطف کا احساس ہونے لگے۔ یا/or **غزل:** غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا، عورتوں کی باتیں کرنا اور عورتوں کے بارے میں باتیں کرنا ہے۔ اصطلاح میں شاعری کو غزل کہا جاتا ہے جس میں عورتوں کے حسن و عشق کے متعلق بات کی جائے۔ غزل کا پہلا شعر مطلع ہوتا ہے اور دوسرے جو کہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا تخلص پیش کرتا ہے۔ غزل کا ہر شعر مکمل اکائی ہوتا ہے۔ اس کے ایک شعر میں ہی بات پوری کر دی جاتی ہے۔	3 3

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Downloaded from cclchapter.com